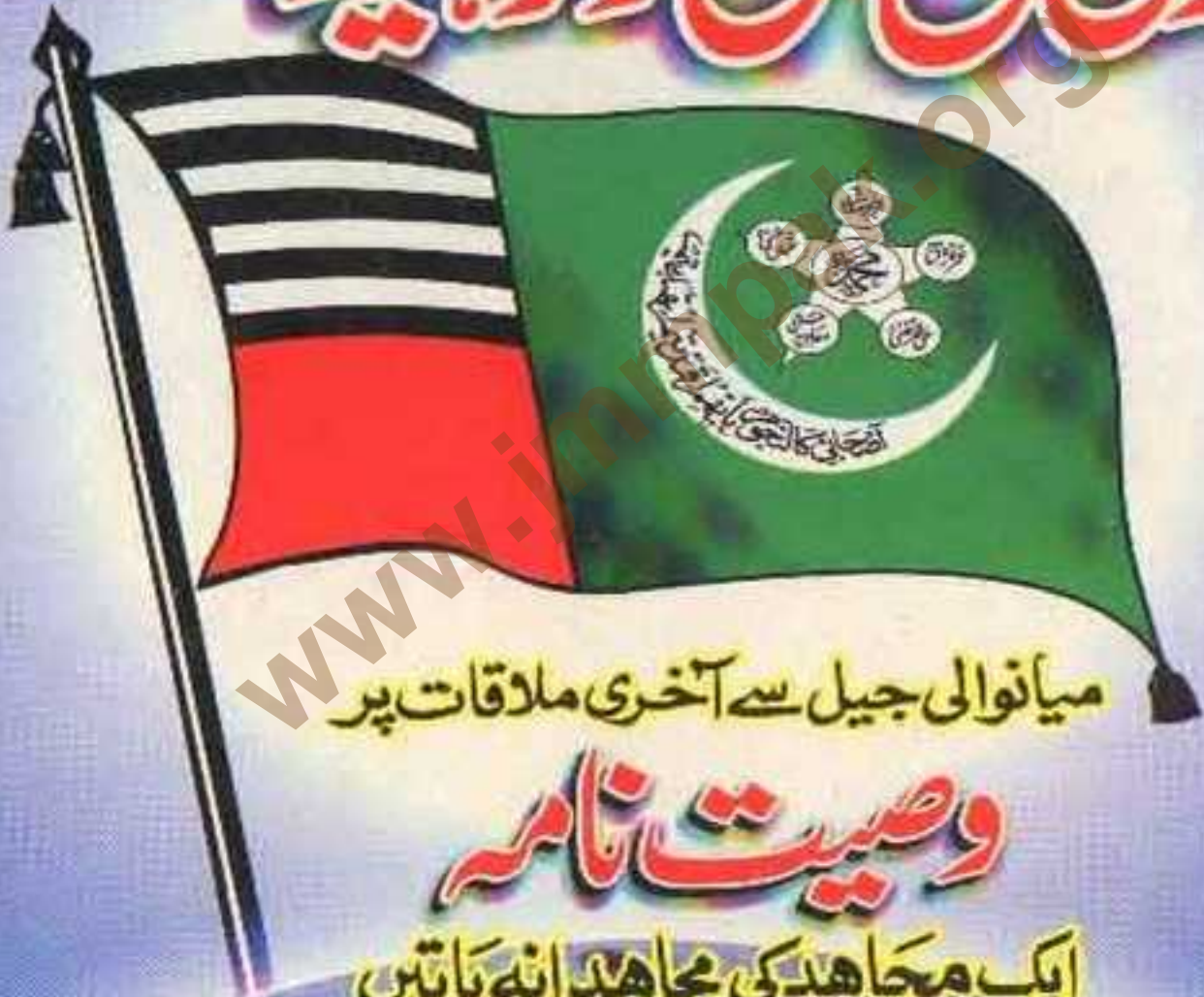


وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ اَلْقُرْآن

میں تو غازی مر جائیں تو شہید
ہیں قبول ہوں ہیں مددگار کوئی بات
(ابو بکر غازی)

شاہین صحابہ

غازی رات شیخ حق نواز شہید



میانوالی جیل سے آخری ملاقات پر

وصیت نامہ

ایک مجاہد کی مجاہدانہ باتیں

ترجمہ مستام مصباح ضیاء

جمال حقوق
حق ناشر محفوظ

وصیت نامہ غازی حق نواز شہید

مصباح خیاں

1100

اپریل 2001ء

بخاری اکیڈمی فیصل آباد

نام کتاب

ترتیب

تعداد

طبع اول

ناشر

غازی تیری عظمت کو سلام

میر کی زندگی مشنِ صحابہؓ کے لئے تھی

اور

میں قربان کر چلا ہوں

ساتھیو.....

گواہ رہنا

میں نے امی عائشہؓ

کے تقدس کے لئے اپنی جان

قربان کر دی

﴿فرمان﴾

شیخ غازی حق نواز شہیدؒ

اسلام کا شہباز غازی حق نواز

جنگ کا حسین اک جانباز

غازی حق نواز غازی حق نواز

وہ تو صحابہ کا دیوانہ ہو گیا

لے کے ملک جنت روانہ ہو گیا

مشن پہ جان قربان کر گیا

بلند پرچم اسلام کر گیا

دین کا پیارا وہ شہباز

غازی حق نواز غازی حق نواز

امی عائشہ کا بیٹا جان دے گیا

بہمن جینے کا سامان دے گیا

ساری خدائی حیران ہو گئی

کافروں کی زندگی ویران ہو گئی

گرگڑوں کے لئے تھا وہ یار

غازی حق نواز غازی حق نواز

اے غازی تیری عظمت کو سلام

ہمت جرات شہادت کو سلام

مصابح مانگو رب سے دعا

مشن صحابہ رہے زندہ سدا

زندہ رہے جھنگوی کا انداز

غازی حق نواز غازی حق نواز

یادیں

یادوں پر کب کسی کا بس چلتا ہے اور ان کی موجودگی میں انسان ہزار رونقوں میں بھی تنہا رہ جاتا ہے۔ یہ اک قید کی طرح ہوتی ہیں۔ کسی کی یاد میں جلنا اور دل کو تکلیف میں مبتلا کرنا اس پر کسی کا کوئی اختیار نہیں اور یادیں بلا پوچھے آ جاتی ہیں۔ ہم نے مشن صحابہ کرامؓ کے لئے جب قدم اٹھایا تو ساری کشتیاں جلا کر عشق کے دریا میں چھلانگ لگا دی۔ آج عرصہ بعد یادوں کا انبار لگ گیا اور سوچتے سوچتے بہت دور نکل گئی کیا کھویا کیا پایا سب یاد آیا کھودیا وہ سب کچھ جو قیمتی اثاثہ تھے پایا وہ سب کچھ جس کی طلب تھی۔ یہ زندگی بھی بہت عجیب ہے۔ کہاں سے کہاں لے آئی، آج مجھے میرے قائدین کرام بہت شدت سے یاد آرہے ہیں۔ آہ! حضرت فاروقیؓ، حضرت ایثار القاسمیؓ، مولانا مختار سیالؒ سب نے اپنے عظیم قائد حضرت مولانا حق کو از جھنگویؒ کے مقدس خون کی لاج رکھی دفاع صحابہؓ کے لئے امی عائشہؓ کے دوپٹے کے لئے اپنی جان قربان کر دی اور امر ہو گئے۔ سپاہ صحابہ پاکستان کی بنیاد ۲۰ ذوالحجہ ۶ ستمبر ۱۹۸۵ء کو مولانا جھنگویؒ کی مسجد میں رکھی گئی اللہ پاک نے حضرت جھنگویؒ کے خلوص کو قبول فرما کر اتنے کم عرصہ میں سپاہ صحابہ پاکستان کو ملک کی سب سے بڑی مذہبی عالمگیر تنظیم بنا دیا۔

۱۹۸۵ء سے اب تک سپاہ صحابہ اعلان حق کی طرح پھیلتی اور پھولتی رہی اور انشاء اللہ تاقیامت ترقی اس کا مقدر بنے گی۔ سپاہ صحابہ پاکستان کیلئے

۲۹ مارچ ۱۹۹۱ء کی روشن صبح تاریخی صبح بن گئی۔ جب علامہ اقبال ہال جھنگ میں خواتین کا بہت بڑا اجتماع منعقد ہوا اور جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق، شیخ حاکم علی (سابق صوبائی وزیر) نے پردہ میں خواتین سے خطاب فرمایا اور تین ہزار خواتین کی موجودگی میں مجھے سپاہ صحابہ خواتین کی صدر مقرر کیا گیا۔ میرے ساتھ محترم زبیدہ حق نواز (اہلہ جھنگوی شہید) بیگم مولانا اعظم طارق بھی موجود تھیں الحمد للہ سپاہ صحابہ خواتین نے ترقی کی وہ منازل طے کیں کراچی سے خیبر تک مشن صحابہ کرام پھیلا یا اور سنایا اور یہ سلسلہ الحمد للہ آج بھی جاری ہے۔

یاد رہے کہ حضرت فاروقی شہید کے حکم پر مجھے سپاہ صحابہ خواتین کی صدر مقرر کیا گیا اور یہ سب ماؤں بہنوں، بیٹیوں اور عظیم اسلامی بھائیوں کی محنت اور دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ہم نے دشمن اصحاب رسول کو لوہے کی ٹکیل ڈالی۔ ہم نے اپنے بچے پیش کئے جانیں قربان کر کے یہ اعلان کر دیا کہ اصحاب رسول کی گستاخی یا توہین برداشت نہیں کریں گے۔ سپاہ صحابہ پاکستان واحد عالمی، مذہبی تنظیم ہے جس نے دفاع صحابہ، نفاذ اسلام اور خلفائے راشدین کے نظام کو اپنا موقف اور مشن بنایا۔ یہی اس کی کامیابی ہے یہی اس کی خاصیت ہے۔ سانحہ جھنگ سٹی، سانحہ احرار پارک، سانحہ باب عمر، سانحہ ایہ، سانحہ حوسبلیل، سانحہ جھنگ، سانحہ ہائی کورٹ لاہور، یہ وہ تمام حادثات ہیں جہاں سپاہ صحابہ پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیے گئے، لیکن قائدین سے کارکنوں تک کسی کے ارادے یا ایمان میں ذرا بھر لغزش نہ آئی، بلکہ ماؤں نے اپنے جوان مشن جھنگوی پر قربان کر دیے، کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ مشن جھنگوی اصحاب رسول کے دفاع کا نام

ہے۔

میں یہ دوس کو اپنے دل و دماغ کے کس کوٹے سے مٹاؤں وہیں ایک خوبصورت یاد مل جاتی ہے۔ ہم نے اللہ کے فضل سے یہ قسم کھالی ہے کہ جیسے تو ناموس اصحاب کے لئے مریں تو اصحاب رسول کے دفاع کے لئے۔

اللہ کی قسم! جب کوئی نامراد سپاہ صحابہ پاکستان کو دہشت گرد کہتا ہے تو سینہ پھٹ جاتا ہے۔

اے دہشت گرد کہنے والو! کیا اصحاب محمدؐ کی ناموس کی حفاظت کرنا دہشت گردی ہے۔ ہماری یادیں بھی عظیم ہمارا ماضی بھی تابناک جس گھرانے نے خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی آباد ہے جس نے بھی حب اصحاب رسولؐ کے لئے کوئی ادنیٰ قربانی دی ہے سب کی جرات کو سلام!

قارئین کرام! ایک وقت آئے گا ہم نہ ہوں گے لوگ اپنے بچوں کو ہماری داستانیں سنایا کریں گے اور خلفائے راشدین کا نظام ہوگا۔ اصحاب رسولؐ کا گستاخ سولی پر لٹکے گا۔ انشاء اللہ

میں جھنگ گئی میری غازی حق نواز شہید کے اہل خانہ سے تفصیلی ملاقات ہوئی اور مجھے فخر ہے کہ غازی حق نواز میرے شہر ہی نہیں بلکہ میرے محلہ دار تھے۔ میں نے غازی صاحب کی ہمیشہ حمیرا رحمت سے وصیت نامہ حاصل کیا جو کہ میرے لئے اعزاز سے کم نہ تھا۔ میں غازی صاحب کی والدہ محترمہ بیگم شیخ خالد محمود اور بہن حمیرا رحمت اور چھوٹی بہن گریا کے تاثرات قلمبند کرنا ضروری سمجھتی ہوں کیونکہ ان جذبات کی ہر سنی ماں ہر سنی بہن کو ضرورت ہے۔ اگلے نیک جذبات نے صحابہ کرامؓ و صحابیاتؓ کی یادیں تازہ

کرویں۔

آج یہ مل کر عہد کرتے ہیں کہ جماعت کے مفاد پر ذاتی مفاد کو قربان کر دیں گے اور ہر حال میں اپنے قائد جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق اور سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا علی شیر حیدری کے حکم پر قربان ہو جائیں گے اور یہ بھی عہد کریں کہ سپاہ صحابہ کا کوئی بھی کارکن اور شعبہ خواتین کی کوئی بھی بہن کبھی کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے جماعت پر کوئی حرج آئے۔ انشاء اللہ ہم با عمل بن جائیں تو دشمن کے ناپاک ارادے مٹی میں مل جائیں گے۔

آخر میں میل میں مقید بھائیوں کے لئے خصوصی دعا میں شہداء سپاہ صحابہ کے لئے دست بردار دعائیں اور غازی کے اہل خانہ کے لئے بہت بہت مبارک باد!

تند موج کے تھپڑوں سے ہراساں مت ہو
یہ تھپڑے کہیں ساحل سے لگا دیں گے

خیر اندیش
مصباح غیہ

میں ماں ہوں اک غازی کی

میں غازی حق نواز شہید کی ماں ہوں۔ میں بہت مطمئن ہوں اور اللہ کی رضا پر راضی ہوں۔ میرا بیٹا اصحاب رسول کے لئے قربان ہو گیا۔ وہ تو بچپن میں ہی مجھ سے سوال کیا کرتا تھا امی دیکھو! شاہین کی طرح اڑتا ہوں۔ لوگ مجھے دیکھیں گے۔ ابھی بارہ سال کا تھا کہ محلہ بکراں کے شیعہ نے (نہوہ پانڈ) اصحاب رسول پر حملہ کیا اور دیواروں پر لکھا غازی صاحب نے اپنی قمیص اتار کر اس دیوار کو صاف کیا اللہ نے اس عظیم کام کی برکت سے میرے بیٹے کو شہادت کا تاج پہنایا۔ وہ تو جنتی پرندہ بن گیا۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان ملک میں مسلمانوں کے ہاتھوں میرے بیٹے کو اصحاب رسول کی محبت کی سزا دی گئی جو کہ برداشت سے باہر ہے۔ یہ کام کوئی اور کرتا تو افسوس نہ کرتی، لیکن اپنے ملک میں میرے بیٹے کو صرف حب اصحاب رسول کے لئے سختہ وار پر چڑھا دیا گیا۔ میں ماں ہوں وہ میرے جگر کا ٹکڑا تھا۔ میرا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ اس کی یاد نشر بن کر دل میں چبھتی ضرور ہے، لیکن میں اللہ کی رضا پر راضی ہوں۔ میرا بچہ مشن پر قربان ہو گیا۔ اس کی زندگی عظیم مشن کے کام آئی۔

بچپن سے اب تک کوئی لمحہ ایسا نہیں یاد پڑتا جب حق نواز نے کبھی مجھے تنگ کیا ہو۔ ہاں میں ۲۷ فروری ۲۰۰۱ء کی رات بہت تنگ تھی کہ صبح میرے بیٹے کی زندگی کا کیا فیصلہ ہوتا ہے آخری ملاقات پر بیٹے کو سینے لگاتا چاہتی تھی جیل کی آہنی سلاخیں دیوار بنی رہیں اور اس وقت بھی میں ٹپ انھی جبکہ میرے لال کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ اسے شہادت کا کتنا انتظار تھا

میں ماں تھی! بہت کڑا امتحان تھا۔ آخر شہادت کے جذبے نے حق نواز کو ہر رشتہ بھلا دیا۔ وہ جھوٹی دنیا سے منہ موڑ گیا۔ وہ اپنے معذور والد شیخ خالد محمود کے قدموں میں گر گیا معافی مانگی۔

ابا جی! مجھے معاف کر دیں میں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکا۔ انتظامیہ رو رہی تھی۔ ہم رو رہے تھے۔ میانوالی کی خواتین رو رہی تھیں۔ سارا پاکستان اپنے سپوت کو رو رہا تھا، لیکن وہ مرد حق اعلان حق کرتا ہوا اپنی منزل کی صرف روانہ ہوا۔ یہ وصیت نامہ میرے بیٹے کی تحریر ہے آخری تحریر ہے اور میرے جینے کا سہارا ہے میں جب تک زندہ رہوں گی اس تحریر کو جینے سے لگائے رکھوں گی، کیونکہ اس کی صورت تحریر سے حق نواز کی خوشبو آتی ہے۔

میرے پیارے بیٹے! حق نواز تیرے بغیر اداس ہوں، لیکن میں مطمئن ہوں کہ آپ تو جنتی مہمان بن گئے۔ انشاء اللہ میں نے اللہ کی رضا کے لئے یہ صدمہ تیری جدائی کا برداشت کر لیا، لیکن تیرے ابا جی بہت مغموم ہیں بہت ہی مشکل ہے فالج کے مریض ہیں چلنا بھی بہت مشکل ہو گیا ہے وہ تیری جدائی کو برداشت نہیں کر پائے، تجھے یاد کرتے ہیں میں نے انہیں بہت سمجھایا کہ ہمارے بیٹے نے عشق رسولؐ کے لئے ناموس صحابہؓ کے لئے جام شہادت پی لیا ہے۔

تو بولے الحمد للہ! لیکن بیٹا یادوں پر کب کسی کا بس چلتا ہے۔ انشاء اللہ تیری وصیت پر عمل ضرور ہوگا۔

میرا بھائی میرا فخر

۲۷ فروری ۲۰۰۱ء کو میانوالی روانگی ہوئی تو میں بہت پریشان تھی اور سوچ رہی تھی کہ آج میں اپنے بھائی سے آخری ملاقات کے لئے جا رہی ہوں۔ دل رو رہا تھا اور میں اسی سوچ میں گم تھی کہ حق نواز بازی لے گیا میں نے عرصہ بعد اپنے بھائی کو دیکھا اور دیکھتی رہ گئی۔ پورے چہرہ مطمئن چہرہ، زبان اللہ کے ذکر سے معمور سبحان اللہ، میں جب میانوال جیل میں داخل ہوئی تو لیڈیز پولیس نے تلاشی لی اور وہ خواتین بھی رو رہی تھیں۔

میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں کہنے لگیں ہم نے بابا جی سے بہت کچھ سیکھا۔ وہ لوگ حق نواز بھائی کو بابا اس لئے کہتی تھیں کہ بھائی نے وارنٹی رکھ لی تھی اور جیل میں سب کو ناظرہ قرآن پاک پڑھاتے تھے۔ میرے بھائی نے آخری ملاقات میں کہا کہ میں نے خلفائے راشدین کے نظام کے نفاذ کے لئے محنت کی ہے اور اب جان قربان کر ہاں کا مورخ جب تاریخ لکھے گا تو میرے بھائی کا نام غازی علم دین شہید کے بعد آئے گا۔

میں نے کہا بھائی اللہ آپ کی عمر و دراز فرما، میں نے تو آپ کے سر پر سہرا باندھنا ہے، لیکن بھائی بولے پاگل میرے سر پر سہرا تو جنت کی حوریں باندھیں گی اور مجھے وصیت فرمائی کہ سپاہ صحابہ شہر خواتین میں شامل ہو کر باقاعدگی سے کام کا آغاز کر دو۔

میں محترمہ حاجی مصباح ضیاء صاحبہ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہوں

جنہوں نے غازی صاحب کی وصیت کو چھپوانے کا اہتمام کیا کیونکہ غازی صاحب انکے بھی بھائی تھے۔ آخر میں ایک شعر کارکنوں کے نام!

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

ایک آرزو

میں غازی صاحب کی سب سے چھوٹی بہن ہوں، جس کو پیار سے غازی صاحب گڑیا کہتے تھے۔ میں پانچ برس کی تھی جب میرے بھائی جیل گئے میں نے اپنے بھائی کی رائیں دیکھیں۔ بہت یاد کیا۔ وہ بہت عظیم تھے اور بہت ہی بہادر تھے۔ بھائی کو عقابوں کا بہت شوق تھا اور شاہین صحابہ کا لقب پالیا۔ میری آرزو ہے کہ ہر کارکن جو سپاہ صحابہ سے اپنی وابستگی ظاہر کرتا ہے اسے چاہئے کہ مشن سے وفات کرے اور قائدین سپاہ صحابہ کے ہر حکم پر جان قربان کر دے، ہم نے اپنے شاہین کو پیش کیا۔

اب سب ہی حب اصحاب رسولؐ کے لئے میدان میں نکل آئیں۔ یہی زندگی ہے یہی موت ہے اور اپنی تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ وہ سپاہ صحابہ شعبہ خواتین میں شامل ہو کر حب اصحاب رسولؐ کا مظاہرہ کریں۔

وصیت نامہ

منلہ مسکی شیخ حق نواز ولد شیخ خالد محمود

قیدی سزائے موت سنٹرل جیل میانوالی وصیت کرتا ہوں کہ محترم والد صاحب، محترم والدہ صاحبہ، ماموں و حاجی شیخ جمشید صاحب، ماموں شیخ منیر احمد صاحب، ماموں حاجی افتخار احمد شیخ صاحب، چچا شیخ اختر محمود صاحب، چچا شیخ ناصر محمود صاحب، چچا شیخ شبیر احمد، چچا شیخ نصیر احمد، چچا شیخ محمد سعید صاحب، بھائی شیخ اصغر علی معاویہ بھائی میاں شیخ رحمت اللہ، بھائی شیخ طارق محمود صاحب، بھائی محمد اشرف خان صاحب، خالد اور خالو جان تینوں پھوپھیاں اور پھوپھا جان، بہن بیگم رحمت، بہن بیگم طارق محمود، بہن بیگم اشرف اور چھوٹی بیواری بہن (گڑیا) صاحبہ ۲۷ فروری ۲۰۰۱ء کو جو بھی مذکورہ بالا گھر و خاندان کے جو احباب یہاں میری آخری ملاقات کے لئے تشریف لائے اس کے علاوہ جو جملہ رشتہ دار و عزیز و اقارب خصوصاً مرد عورتوں اور بچوں کے آئے پر میں ان تمام کے اسلامی و خونی جذبات کی قدر کرتا ہوں اور از حد مشکور ہوں۔

خصوصاً ملت اسلامیہ کے ان تمام مسلم رکاسب فکر کے اہل سنت علماء بزرگ کلاں و نوجوان اور مسلمان ماؤں اور بہنوں نیز بچوں تک جن کو حالات کی ستم ظریفی کی وجہ سے خواہش بھرے جذبہ کے باوجود یہاں میرے ساتھ آخری ملاقات کی اجازت نہ ملنے سے محروم رہے ہیں۔ میں ان تمام کا بھی اور ان احباب کا جن کے میرے افراد خاندان رشتہ داروں کے ذریعے مخلصانہ اسلام

نیک خواہشات و عاصیہ کلمات پر پیغامات ملے ہیں۔ میں ان کا فرداً فرداً تہہ دل سے مشکور ہوں۔

اور بندہ سیاہ کار کی اس کال کوٹھڑی سے جہاں غازی علم دین شہید ۷۲ سال قبل انگریز فوجی وردی میں ملبوس گورنمنٹ کے دور حکومت میں تختہ دار پر شہید کرنے سے قبل قید رکھا گیا تھا۔ آج اس عظیم عاشق رسول کا روحانی فرزند اس کے جذبہ کی پیروی کرتے ہوئے اسی کال کوٹھڑی سے تمام ملت اسلامیہ کے لئے تمام سنی مسلم مکاتب فکر کے لئے، قائدین سپاہ صحابہ مرکزی و صوبائی ضلعی راہنما و سنی کارکنان اور مجاہدین کے لئے خیر و عافیت و سلامتی و خوشحالی و ترقی کے لئے دعا گو ہوں۔ امید ہے آپ تمام مسلمان عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت، عقیدہ قرآن، عقیدہ صحابہ و ائمہ اسلام کی عظمت و فروغ کے لئے امام اہل سنت مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے عالمگیر اسلامی افکار کی تکمیل کے لئے ضرورتاً دم آخر خدمت سرانجام دیتے رہیں گے۔

والدین اور جملہ اہل خانہ اور سنی مسلمانوں سے گزارش ہے کہ اگر میری طرف سے کسی کے ساتھ بھی زیادتی، وعزت و احترام میں، خدمت میں کوئی بھی گلہ و شکوہ ہو تو میں تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں۔

آپ سب بھی مجھے معاف فرما دیں اور ساتھ ہی جنت الفردوس کے میرے حصول و مغفرت کے لئے دعا فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ میری قبر پر آسانی اور رحمت کا نزول فرمائے۔ آمین

تاکہ میں حساب الہی سے بچ سکوں۔ انشاء اللہ میں قبل از شہادت پانی سے روزہ رکھ کر شہید ہوں گا اور انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بجا کر شام

کو حوض کوثر کے پانی سے روزہ افطار کروں گا۔

بندہ ناظرہ قرآن پاک ایک مرتبہ دہراتے کے بعد اب جیل کے سرکاری معلم قاری عبدالرزاق اور دیگر قیدی بھائیوں کی رہنمائی سے قرآن پاک حفظ کر رہا ہوں۔ پارہ نمبر تیس حفظ کرنے کے بعد پارہ نمبر اسیس کی سورہ المعارج کا کچھ حصہ اور سورہ یسین، سورہ رحمن، سورہ جن بھی اس کے علاوہ حفظ کر چکا ہوں جو شخص قرآن حفظ کرنے کے دوران اگر وفات پا جائے یا شہید ہو جائے تو اس صورت میں اس کو قبر میں حافظ قرآن بنا دیتے ہیں۔

باقی دنیاوی طور پر میرا کوئی بھی ذاتی اثاثہ نہ ہے۔ صرف نظریہ اسلام کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، پیارے اور آخری رسول کی رسالت، خلفائے راشدین جملہ صحابہ کرام، ائمہات المؤمنین، دختران رسول، اکابرین اسلام و اسلاف اور اولیاء عظام کی عظمت پر جذبات بھرے اسلامی نظریات ہی بندہ اسیر کا اثاثہ ہے جو تمام راسخ العقیدہ مسلمانوں، اپنے خاندان و گھر کے احباب کے نام وقف کرتا ہوں، جو ہم سب کا ذریعہ نجات کا باعث ہوگا۔

میانوالی کی سرزمین پر میرا جنازہ ولی کامل، پیر طریقت حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین خاتقاہ سراجیہ کنڈیاں تحصیل میانوالی پڑھائیں۔

جنگ کی سرزمین پر سرپرست اعلیٰ مولانا علی شیر حیدری، قائد محترم مولانا محمد اعظم طارق، مرکزی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مرکزی نائب صدر شیخ حاکم علی صدر پنجاب مولانا محمد احمد لدھیانوی، جنرل سیکرٹری پنجاب صاحبزادہ محمد قادری، صوبائی راہنما ڈاکٹر منظور احمد شاکر، محمود اقبال، مولانا

مجیب الرحمن انقلابی، اقرار احمد عباسی، مولانا اظہار الحق بھنگوی صاحبان اور جملہ جماعت سے مشاورت کر کے جو بھی وہ تجویز فرمائیں میرا وہی سنی عالم دین بننا رو پڑھائے۔

پہلے تو میری رائے، جگہ تدفین کے لئے جامعہ محمودیہ میں شہید مولانا حق نواز بھنگوی، شہید مولانا ایثار القاسمی، شہید مولانا ضیاء الرحمن قاروقی اور شہید مولانا مختار سہیل کے پہلو میں دفن کئے جانے کے متعلق تھی۔

لیکن میرے بڑے کزن اپنے دو چھوٹے بھائی منہد یاسر اور حاجی محمد عمر کے ساتھ بھائی مولوی بشیر صاحب نے دوران آخری ملاقات مجھے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس ضمن میں وصیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ عام قبرستان میں دفن ہونے کی وصیت کی تھی تاکہ ان کی اسلام کے لئے گراں قدر جدوجہد کے باوجود ان کی قبر یا کاری و نمود و نمائش سے کسی خاص جگہ پر ہونے کے حوالے سے محفوظ رہا جائے، لیکن میں نے شہید قائدین سپاہ صحابہ کے ساتھ کسی دنیاوی رشتے کی بنیاد پر نہیں، بلکہ اللہ کی رضا کی خاطر ذیل میں آنے والی شہادت نصیب ہونے کی بدولت صرف ان کے ساتھ اسلامی، دینی و روحانی نظریہ کی بنیاد پر دفن ہونا چاہتا تھا، مگر بھائی بشیر کی رائے پر میں نے اپنی رائے کو یوں بدلا ہے۔ سپاہ صحابہ کی مرکزی و صوبائی قیادت و جماعت نیز میری دنیاوی شیخ برادری کے تمام بزرگ مرد عورتیں خصوصاً میرے ننھیال، میرے والدین، حقیقی بھائی اور تینوں بہنوئی، چاروں بہنوں کے مشورے کے مطابق جہاں بہتر سمجھیں میری اس اللہ کی زمین پر تدفین و کچی قبر بنادیں۔

مزید میرا کفن بھائی اصغر علی معاویہ اپنی حق حلال کی کمانی سے ہونا

چاہئے۔

بیل سے کوئی بھی میرا دنیاوی دوست آپ کو ملے تو اس کے ساتھ تعلق نہ برعنائہ ہی اس پر کسی قسم کا اعتماد کرنا جو ہماری جماعت کے اسلامی و سنی نظریاتی احباب ہیں وہ قابل اعتماد ہیں۔ آپ کے پاس آنے پر ان کی عام و خاص کی بھی اخلاقی طور پر خدمت ضرور کرنا۔ یہ کام ہمارے صرف اور صرف مردوں کے ذمے ہے اور جماعت سے ہمیشہ وابستگی رکھنا ہر امور میں جماعت کے ساتھ تعاون کرنا۔ کہیں کوئی یہ نہ کہے کہ میری شہادت کے بعد آپ جماعت سے منہ پھٹے گئے ہیں اور میری شہادت پر آپ سے کوئی افسوس کا لفظ ادا کرے تو آپ اس کو کہیں وہ شہید ہے اور ہم مبارک باد کے مستحق ہیں۔

تمام مسلمانوں اور خاندان سے گزارش ہے کہ بچوں کو اسلامی و دنیاوی تعلیم دلا کر پاکستان کے مختلف محکموں خصوصاً فوج میں ان کو بھرتی کرائیں، تاکہ اسلامی سوچ کے حامل اوگوں کا پاکستان کے اقتداروں میں اضافہ ہو، تاکہ وطن عزیز میں اسلامی سنی انقلاب کے لئے راہ ہموار ہو اور اہل سنت کے خلاف زیادتیوں کا تدارک ہو سکے۔

بھانجا شیخ محمد فہد مراد شیخ احتشام الہی اور شیخ زین العابدین کو مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے مدرسہ جامعہ محمودیہ میں قرآن حفظ کرنے کے لئے ضرور داخل کرائیں۔ بھانجی عائشہ الہی کو لڑکیوں کے مدرسہ میں قرآن حفظ کرنے کے لئے داخل کرائیں۔ نیز خاندان کے باقی بچوں کو بھی حافظ قرآن ضرور بنائیں۔

میرے سر کا سرخ رومال بھانجے محمد فہد عمر کو دینا ہے۔ ایک سفید ٹوپی

خالہ زاد بھائی علی شیخ کو دیں۔ ایک ٹوپی بھانجے شیخ زین العابدین کو دیں اور میری سبز رنگ کی تسبیح ماموں افتخار کے بڑے بیٹے حافظ شیخ عدیل احمد کو دینی ہے۔ ایک سرخ ٹوپی جو بھائی اصغر علی سے لی ہے وہ کزن محمد یا سرجمشید کو دینی ہے۔ میری جائے نماز سب سے چھوٹی بہن کو دینی ہے۔

میرا ایک زیر استعمال سوٹ بہن بیگم اشرف کو دینا ہے۔ جرسی بھائی شیخ اصغر علی کو دینا ہے اور میری ایک کتاب عنوان اہمال قرآنی وہ بہن بیگم رحمت اللہ کو دینا ہے۔ حرید جو بھی میرا جیل سے سامان آپ کو وصول ہو اس میں سے ایک گرم چادر بہن بیگم طارق کو دے دینا۔ باقی گرم کپل دیگر سامان جملہ جوانی خطوط اور میری لکھی ہوئی کہانی کا کچھ حصہ صفحہ نمبر چورانوے تک اور ایک ایڈریسوں والی سرخ ٹیلی فون ڈائری وغیرہ جیل انتظامیہ سے وصول کر کے میرے والدین اپنے پاس رکھ لیں اور میرے ہاتھ کا سرخ دستی رومال کزن شیخ عبدالوہاب منیر کو دینا ہے۔

میری شہادت پر رونے کی بجائے حوصلہ و محبت سے رہنا اور قرآن پاک کی تلاوت کے ذریعے زیادہ سے زیادہ ایصالِ ثواب کرنا۔ دراصل شہید مرحوم کے ساتھ صحیح معنوں میں محبت کے ثبوت کے مترادف ہوتا ہے۔ میری شہادت کی صورت میں جماعت کے کسی بھی فرد سے ذرا بھی گلہ و شکوہ ہرگز نہ کرنا۔ یہ کام میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنی مرضی کے ساتھ جہادی کارروائی سمجھ کر کیا ہے، لیکن اس تمام عرصہ گیارہ سال میں جماعت نے آخری دم تک میری رہائی کے لئے پیروی کرتے ہوئے گراں قدر خلوص فکر اور کوشش کا جو مظاہرہ فرمایا ہے وہ تاریخ کا حصہ اور مسلمہ حقیقت ہے۔

لیکن اللہ کریم کو میری شہادت کی صورت ہی میں اسلام، ملت اسلامیہ اور اہل سنت کی ترجمان سپاہ صحابہ پاکستان وہ میرے خاندان و والدین بہن، بھائیوں کی جو نبی کامیابی اور عزت و توقیر منظور تھی۔

آخر میں پھر آپ سب سے مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کے ساتھ اجازت۔ اللہ حافظ

والسلام

آپ کا خیر اندیش

اسیر ناموس رسالت و صحابہ شیخ حق نواز جھنگوی

خادم سنی قوم، نعرہ سنی، جسے سنی

۱۰ کوٹھیاں ۱۰ چکی سنٹرل جیل میانوالی

www.jmmpak.org

انقلاب لائیں گے

مسکرا کے جائیں گے جوانیاں لٹائیں گے
 نبی کے یاروں کی خاطر شہادتیں پائیں گے
 ہم عاشق ہیں صحابہ کے ہم انقلاب لائیں گے
 صحابہ کا دشمن چلائیں گے جھنگوی کا انداز لائیں گے
 تختہ دار سجائیں گے غازی بن کے آئیں گے
 ہم عاشق ہیں صحابہ کے ہم انقلاب لائیں گے
 دشمن کو جلائیں گے خاک میں ملائیں گے
 عظمت اصحاب کے پرچم ہرائیں گے ماریں گے مر جائیں گے
 سینے پہ گولی کھائیں گے ہم عاشق ہیں صحابہ کے
 مصباح کی پکار ہے یہ او گستاخ صحابہ سن لے تو!

تیری اینٹ سے اینٹ بجائیں گے تجھے ملک سے باہر بھگائیں گے
 تیرا نام و نشان مٹائیں گے ہم انقلاب لائیں گے
 ہم عاشق ہیں صحابہ کے ہم انقلاب لائیں گے

ماموں کے نام خط

غازی صاحب کے ماموں شارجہ پولیس آفیسر ہیں۔ شارجہ سے جنازے میں شرکت کی بھرپور کوشش کی، لیکن جنازے میں شرکت نہ کر سکے۔

وصیت نامہ

مسمیٰ شیخ حق نواز ولد شیخ خالد محمود

واجب الاحترام پیارے ماموں حاجی افتخار احمد شیخ صاحب زندہ جاوید
السلام علیکم!

نہایت ہی احترام کے ساتھ گزارش ہے کہ آج مورخہ ۲۷ فروری ۲۰۰۱ء کو جملہ گھر کے اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ آخری ملاقات ہونے پر علم ہوا کہ آپ پاکستان آنے اور میرے جنازے میں شرکت کرنے کی بھرپور کوشش میں ہیں۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہوگا، لیکن ماموں جان موجودہ وطن عزیز میں ہمارے خلاف..... اسلام..... پیارے رسول ﷺ..... صحابہ کرامؓ..... اہل بیت..... کی عظمت کے گستاخین کی خوشنودی کی خاطر حالات کی ستم ظریفی کی وجہ سے مجھے ۲۸ فروری ۲۰۰۱ء بروز بدھ ملی الصبح بعد از نماز فجر یہاں تختہ دار پر شہید کر دیا جائے گا۔ باوجود اس کے پر عزم اور

حوصلہ مند ہوں کہ عظیم عاشق رسول غازی علم دین شہید کو بھی انگریز کی فوجی وردیوں میں مایوس دور حکومت نے یہاں تختہ دار پر شہید کیا گیا تھا اور پھر چودہ سو سال سے دین حق کی خاطر ہمارے اسلام کے اکابرین و اسلام اور مجاہدین نے ہمیشہ قربانیاں اور شہادتیں دی ہیں۔

آج الحمد للہ ان کی مبارک سنت کی پیروی میں جام شہادت نوش کرنے جا رہا ہوں جو اسلام ملت اور آپ سب گھر والوں کی انشاء اللہ کامیابی اور عزت، توقیر کا باعث ہوگا۔ مجھے کزن شیخ عدیل کے حافظ قرآن ہو جانے پر بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ اس پر آپ کو ممانی صلابہ حافظ عدیل احمد کو مبارک باد قبول ہو۔

مومن جان! آپ اپنے تمام بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اسلامی تعلیم سے مکمل آراستہ رکھیں اور ان کو پاکستان کے مختلف سرکاری اداروں میں خصوصاً حافظ عدیل احمد اور تین بیٹوں کو جو پاکستان فوج میں کمیشن آفیسر بھرتی ہونے کی اہلیت رکھتے ہوں ان کو فوج میں باقی کو بھی انتظامیہ عدلیہ کے مختلف اداروں میں آپ ان کی ملازمت کے حصول کے لئے ضروری کوشش فرمانا تاکہ اسلامی سوچ کے حامل افراد کی کثیر تعداد ہو وطن عزیز نے ان سرکاری اداروں میں موجودگی سے یہ ادارے صحیح معنوں میں اسلامی روایات کے حامل ہونے کا کیلوالنے کا حق رکھتے رہیں گے، تاکہ اس سوچ سے شعائر اسلام اور دین کے مقتدر ہستیوں کی عزت و توقیر کا تحفظ یقینی اور وطن عزیز میں اسلامی سنی انقلاب کا قیام وقوع پذیر ہو سکے، تاکہ نظام خلافت راشدہ کا نفاذ ہو سکے جس سے اکثریت اہل سنت کا طبقہ ہونے کے باوجود سنی قوم پر ہونے والی جان لیوا بریدوں کا تدارک ممکن ہو۔

امید ہے میری شہادت پر آپ سب کو حمد مند رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ
میری شہادت کی صورت میں آپ سب کو ہونے والی تکلیف پر اجر عطا
فرمائے۔ آپ سب میری معفرت کے لئے بھی ضرور دعا گو رہیں، تاکہ اللہ
کریم میری قبر پر آسانی اور رحمت کا نزول فرمائے۔ آمین

آپ نے ہمارے ساتھ گراں قدر بہدرووی و شفقت فرمائی۔ جس پر
بے حد مشکور ہوں۔ بچوں کے متعلق آپ اسی قسم کا ماموں منیر کو بھی ضرور مشورہ
دیں۔ آخر میں آپ کی خدمت میں مہمانی صاحبہ کو گراں قدر سلام قبول ہو۔
کزن حافظ عدیل احمد، راحیل احمد، وقاص احمد، عبدالرحمن اور طاہر افتخار اور
دوسرے بچوں کو پیار۔

آخر میں آپ کی صحت، تندرستی، کامیابی اور دراز عمر کی دعا کے ساتھ

اجازت۔ اللہ حافظ

آپ کا بیٹا

اسیر ناموس رسالت و صحابہ شیخ حق نواز جھنگلوی

خادم سنی قوم، اُردو سنی، جے سنی

۱۰ احاطہ ۱۰ پکی سنٹرل جیل میاںوالی